المعتمد المستند

تصنیف لطیف:۔

اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا علیہ الرحمہ

حاشیہ **المعتقد المنتقد**

سیف اللہ المسلول حضرت علامہ

مصنف: شاہ فضلِ رسول قادری بدایونی علیہ الرحمہ

مترجم

حضور تاج الشریعۃ حضرت علامہ

مفتی محمد اختر رضا خاں قادری دامت برکاتہم العالیہ

ALAHAZRAT NETWORK

اعلیٰحضرت نیٹ ورک

www.alahazratnetwork.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

المعتقد المنتقد

سیف اللہ المسلول حضرت علامہ شاہ فضل رسول قادری عثمانی بدایونی علیہ الرحمۃ

المعتمد المستند

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری برکاتی بریلوی علیہ الرحمۃ

مترجم

حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ الحاج مفتی محمد اختر رضا خان قادری برکاتی ازہری بریلوی مدظلہ العالی

مکتبہ برکات المدینہ

جامع مسجد بہار شریعت بہادر آباد کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلسلہ اشاعت نمبر 11

نام کتاب: المعتقد المنتقد

مصنف: علامہ شاہ فضل رسول قادری بدایونی علیہ الرحمہ

حاشیہ: المعتمد المستند

محشی: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمہ

مترجم: تاج الشریعہ مفتی اختر رضا خاں الازہری مدظلہ

تصحیح: مولانا مفتی محمد قاضی شہید عالم مدرس جامعہ نوریہ بریلی

ضخامت: 352

طبع اول: 1428ھ/2007ء

(المجمع الرضوی، بریلی، یوپی)

طبع دوم: 1428ھ/2007ء

تعداد: 1100

ناشر

مکتبہ برکات المدینہ

جامع مسجد بہار شریعت بہادر آباد کراچی

فون: 021-4219324

ای میل: barkatulmadina@yahoo.com

ذلك إلا صادراً عن نقص في الغريزة وكذا كون الخلود في النيران أصلح لمن فعل به ذلك من مشاهدة جمال رب الغلمين في أعالي الجنان أو مجرد الجنان۔ وهذا إنكار للضروريات۔ (المسايره، ص۱٤۹ / ۵۰، مطبع دار الكتب العلمية بيروت لبنان۔) (تعليق ازهری)

یعنی معتزلہ کو دفع کرنے کی راہ یہ ہے کہ اس دعوے کو ممنوع رکھا جائے کہ ہر واقع ہونیوالی چیز جس کے لئے واقع ہوئی اس کے حق میں وہی اصلح ہے، اور باری تعالٰی کے جو شایاں نہیں اس کے لازم ہونے کو ممنوع بتایا جائے۔ اس تقدیر پر کہ عظمت والا بادشاہ ہر شخص کو جو اس کی نہایت وسعت میں ہے یا جو اس فرد کے حق میں مصلحت ہے جبراً نہ دے بعد اس کے کہ اللہ نے اسے اسکی مصلحت کی راہ کی شناخت کرادی اور اس کی تحصیل پر اس کو قدرت دی، اور خلاف مصلحت پر (اس کی قدرت کو سلب کر کے) مجبور نہ کیا، (اس صورت میں ہر فرد کے حق میں جو اصلح ہے وہ واقع نہ ہوا) اور یہ تو (یعنی جو مذکور ہوا یعنی بادشاہ عظیم کا ہر فرد کو وہ نہ دینا جو اس کی نہایت وسعت میں ہے یا وہ نہ کرنا جو اس بندے کے حق میں مصلحت ہے) اس بندے کے نقصان طبیعت سے ہی ناشی ہے، اور یونہی دوزخ میں ہیشگی کا اس کے حق میں جس کو یہ سزا دی جائے فردوس بریں میں یا جنت میں جمال رب العالمین کے مشاہدے کی بہ نسبت اصلح ہونا بدیہیات کا انکار ہے۔

اور نجدیوں نے معتزلہ کا راستہ لیا۔ مصنف تقویۃ الایمان نے کہا، بعض تقصیروں سے بغاوت ظاہر ہوتی ہے اور یہ تمام تقصیروں سے بڑی تقصیر ہے اور اسکی جزاء ضرور ملے گی اور جو بادشاہ اس تقصیر کا بدلہ دینے سے غافل ہو اور ایسے لوگوں کو سزا نہ دے تو اس کی سلطنت میں قصور ہے اور عقلاء اسکی بے غیرتی پر اسے

عار دلاتے ہیں تو سارے جہان کا مالک بادشاہوں کا بادشاہ وہ غیرت مند جس کی قوت کمال پر ہے اور یونہی اس کی غیرت وہ کیسے غفلت کرے گا اور ایسے لوگوں کو کیوں کر سزا نہ دیگا۔

مسئلہ : عقلاء کے درمیان اس مسئلہ میں اختلاف نہیں کہ حسن وقبح کے ادراک میں عقل مستقل ہے جب کہ حسن بمعنی صفت کمال اور قبح بمعنی صفت نقص ہو جیسے کہ علم اور جہل، عام ازیں کہ شریعت وارد ہو یا نہ ہو یوں ہی جبکہ حسن کا معنی ہو غرض کے موافق ہونا اور قبح کا معنی ہو غرض کے موافق نہ ہونا جیسے کہ قتل زید زید کے دشمنوں اور دوستوں کی نسبت سے، اختلاف تو اس بات میں ہے کہ فعل کا حسن اللہ کی جانب سے استحقاق مدح وثواب کے معنی میں اور قبح استحقاق ذم وعقاب کے معنی میں عقلی ہے یا شرعی معتزلہ نے کہا کہ حسن وقبح عقلی ہے اس بنا پر کہ فعل کے لئے فی نفسہ حسن وقبح ذاتی ہے یعنی ذات فعل حسن وقبح کا اقتضاء کرتی ہے جیسا کہ معتزلہ کے متقدمین اس طرف گئے، یا فعل میں کوئی ایسی صفت ہے جو فعل کے لئے حسن وقبح واجب کرتی ہے جیسا کہ اس طرف جبائی گیا تو جب عقل کسی فعل کے حسن کا ادراک کرتی ہے تو اس پر ثواب ملنے کا یقین کرتی ہے اور جب کسی فعل کے قبح کا ادراک کرتی ہے تو اس پر عقاب کا یقین کرتی ہے، اور انہوں نے مطلقاً یہ قول کیا کہ عقل کا یہ حکم لگانا شریعت کے وارد ہونے پر موقوف نہیں اور معتزلہ نے یہ بھی کہا ہاں عقل جس فعل میں حسن وقبح کی جہت کے ادراک سے قاصر ہو جیسے کہ آخر رمضان کے روزے کا حسن اور یکم شوال کے روزہ کا قبح کہ (ایسی جگہ) شریعت وارد ہو کر اس حسن وقبح کو ظاہر کرتی ہے جو فعل میں ذاتی ہے یا کسی صفت کی بنا پر ہے اور اشاعرہ نے کہا کسی فعل کے لئے اس کی ذات میں حسن وقبح نہیں شریعت کا ہمارے لئے فعل کی اجازت کے ساتھ وارد ہونا اس فعل کو حسن